بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم بدھ
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲ رجب ۱۳۹۱ھ ، ۲۵ ظہور ۱۳۵۰ہش ، ۲۵ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ماموٗر من اللہ کی فطرت میں مخلوقِ خدا کی سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے

اس ہمدردی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے بڑھے ہوئے ہیں

"ماموٗر من اللہ جب آتا ہے۔ تو اس کی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی۔ اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے کہ آپ کُل دُنیا کے لئے ماموٗر ہو کر آئے تھے۔ اور آپ سے پہلے جس قدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل دُنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لئے آپ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ کیا تو ان کے مومن نہ ہونے کی فکر میں اپنی جان دے دیگا۔ اس آیت سے اس درد اور فکر کا پتہ لگ سکتا ہے جو آپ کو دُنیا کی تباہ حالت دیکھ کر ہوتا تھا کہ وہ مومن بن جاوے۔ یہ تو آپ کی عام ہمدردی کے لئے ہے۔ اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہیں کہ مومن کو مومن بنانے کی فکر میں تو اپنی جان دیدے گا۔ یعنی ایمان کو کامل بنانے میں۔ اسی لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بظاہر تو یہ تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہوگی لیکن جب حقیقت حال پر غور کی جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کئی مراتب ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ تکمیل چاہتا ہے۔ غرض ماموٗر کی ہمدردی مخلوق کے ساتھ اس درجہ کی ہوتی ہے کہ وہ بہت جلد اُس سے متاثر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے ماموروں کے درمیان دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ماموٗر تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہوتا ہے لیکن بعض مقامات پر اللہ تعالیٰ بھی ماموٗر کا رسول ہو جاتا ہے۔ یہ ایک باریک بھید ہے جس کو ہر شخص جلدی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ صورت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب ماموٗر اپنی جماعت کو اپنی منشاء کے موافق نہیں دیکھتا تو اسکے دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے اور اس پر ایک ٹھوکر لگتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم چوہدری ضیاء الدین احمد صاحب بی اے ایل ایل بی شیر شاہ کالونی کراچی کو مورخہ ۱۴-۸-۷۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔
نومولود چوہدری عصمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور (لائلپور) کا پوتا اور چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بہلول پوری سکنہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے
(دعوفی) غلام محمد
دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

عزیزم محمد صالح اللہ دین صاحب ڈپٹی چیف انجنیئر چاٹگام اسٹیل مل جو کہ شدید عارضہ قلب کے باعث ہسپتال میں زیر علاج تھے چھ ہفتہ کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص رحم و فضل کے طفیل اب ان کی صحت بہتر ہے مگر طبی مشورہ یہی ہے کہ طویل مدت کے لئے کامل آرام کی ضرورت ہے۔ احباب عزیزم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔
(خاکسار محمود الحسن امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ)

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد اعظم صاحب ایم۔ پی۔ اے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(شفقت محمود کوثر
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

فلپائن کے مسلمانوں پر مظالم کیخلاف

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے احتجاجی تار کا صدر فلپائن کی طرف سے جواب

حکومت کو ان واقعات پر گہری تشویش ہے ان کی ہر ممکن روک تھام کی جارہی ہے

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ نے فلپائن کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف جو احتجاجی تار ارسال کیا تھا اس کے جواب میں صدر فلپائن کا مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا

"بخدمت مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ)

صدر فلپائن نے آپ کا تار ملاحظہ فرمایا۔ انہوں نے مجھے یہ ہدایت دی ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ خود حکومت کو بھی ان افسوسناک واقعات پر گہری تشویش ہے۔ صدر نے واقعات کی تحقیقات کا حکم صادر کر دیا ہے جو لوگ مجرم ثابت ہوں گے ان کے خلاف ہر ممکن قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
صدر بڑی گرمجوشی سے آپ کو سلام بھجواتے ہیں۔

جی۔ سی۔ ٹیوڈیرا
پریذیڈنشل اسسٹنٹ"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ ظہور ۱۳۵۰ ہش

"اپالو ۱۵" کی کامیاب مہم اور اس کے مضمرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۱ء کے انتہائی اہم اور انقلاب انگیز واقعات میں سے ایک واقعہ انسان بردار امریکی خلائی جہاز "اپالو ۱۵" کی چاند تک رسائی اور وہاں اہم سائنسی تجربات کے بعد تین خلانوردوں ڈیوڈ آر۔ سکاٹ، جیمز بی اِروِن اور الفرڈ ورڈن کی کرۂ ارض پر انتہائی کامیاب مراجعت ہے ان میں سے ڈیوڈ سکاٹ اور جیمز اروِن نے چاند کی سطح پر اتر کر نت نئے سائنسی تجربات کرنے کے علاوہ اہم سائنسی معلومات جمع کیں اور الفرڈ ورڈن خلائی جہاز میں مقیم رہ کر چاند کے گرد مدار میں چکر لگاتے اور قریب سے قریب تر ہو کر چاند کی سطح کے فوٹو اتارتے رہے۔ اپالو ۱۵ کے تینوں خلانورد ۲۶ جولائی ۱۹۷۱ء کو چاند کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ ۳۱ جولائی کو ان میں سے دو خلانورد چاند کی سطح پر اترے۔ وہاں ۶۷ گھنٹے مقیم رہنے اور بنیادی اہمیت کے حامل سائنسی تجربات کرنے، چٹانوں اور اندرونی تہوں کی مٹی کے نمونے حاصل کرنے کے بعد وہ ۷ اگست ۱۹۷۱ء کو کامیابی کے ساتھ زمین پر واپس آ گئے۔

یہ امریکی خلانورد چاند پر قدم رکھنے والے پہلے انسان نہیں ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں چاند کی سطح پر سب سے پہلے اترنے اور وہاں پہلی بار انسانی قدموں کے نشان ثبت کرنے کا اعزاز آج سے دو سال قبل ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو خلائی جہاز "اپالو ۱۱" کے دو امریکی خلانوردوں نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون آلڈرن کو حاصل ہو چکا ہے، اس کے بعد یکے بعد دیگرے اپالو ۱۲، اپالو ۱۳، اپالو ۱۴ چاند کی طرف روانہ کئے گئے۔ ان میں سے اپالو ۱۳ کی مہم ناکام رہی اور اسے راستہ ہی سے واپس بلا لیا گیا۔ اپالو ۱۲ اور اپالو ۱۴ چاند پر اترنے میں کامیاب رہے۔ اس لحاظ سے اپالو ۱۵ کی مہم چاند پر اترنے اور وہاں سے واپس آنے کی چوتھی کامیاب مہم ہے۔ ہر چند کہ قبل ازیں چاند کی سطح پر اترنے کی تین کامیاب کوششیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ اس کے باوجود اپالو ۱۵ کی مہم کو تمام سابقہ مہموں کی نسبت بے اندازہ اہمیت کا حامل اور تسخیر کائنات کی مہم جوئی کے سلسلہ میں نہایت ہی اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں اور وہ وجوہات واقعی ایسی ہیں جن کی بناء پر اس انتہائی کامیاب مہم کا تمام سابقہ مہموں پر سبقت لے جانا عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کے نتیجہ میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے متعلق سائنسدانوں کا گمان یہ ہے کہ چاند سے متعلق بعض مشاہدات اور قیاسات کی بناء پر قبل ازیں جو نظریات قائم کئے گئے تھے اور جن کے حتمی اور یقینی ہونے پر اصرار کیا جاتا رہا تھا ان پر نظر ثانی کرنا پڑے گی اور کوئی عجب نہیں کہ ان میں سے بعض نظریات سرتاپا غلط ثابت ہو کر سرے سے ہی ترک کرنا پڑیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اپالو ۱۵ کے خلانوردوں نے چاند پر ۶۷ گھنٹے گزارے جب کہ اپالو ۱۱ کے خلانورد پہلی بار چاند پر اترنے کے بعد وہاں صرف ۲۲ گھنٹے ٹھہرے تھے اتنے طویل عرصہ تک اس سے قبل کوئی خلانورد چاند پر نہیں ٹھہرا تھا۔ لازماً انہیں جو تجربات کرنے کا موقع ملا پہلے خلانوردوں کے لئے وہ تجربات کرنے ممکن ہی نہ تھے۔ پھر انہوں نے پہلی بار ایک "خود کار چاند گاڑی" میں بیٹھ کر جسے وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے چاند کے وسیع علاقوں کا دورہ کیا اور بیک وقت مختلف علاقوں سے چٹانوں، پتھروں اور مٹی کے ایسے نمونے جمع کئے جن کی سائنسدانوں کو چاند کی قدامت معلوم کرنے کے سلسلہ میں اشد ضرورت تھی مزید برآں یہ خلانورد چاند کے سب سے اونچے پہاڑ کے دامن میں اترے تھے اور وہ وہاں سے ایک ایسا پتھر اپنے ہمراہ لائے ہیں جس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے کہ وہ قدیم ترین چٹانوں کا ایک ٹکڑا ہے اس کے معائنہ اور تجزیہ سے ان کے نزدیک چاند کی عمر کا مسئلہ حتمی طور پر حل ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے پہلی بار چاند کی سطح کو ایک آلہ کی مدد سے کھودا اور اس طرح اندرونی سطح کی مٹی کے نمونے حاصل کئے۔ انہوں نے چاند کے عمیق غاروں اور گھاٹی نما گہرے راستوں کا جائزہ لیا اور ان کی ساخت سے متعلق نہایت کارآمد اور مفید معلومات حاصل کیں اور سب سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے خود وہاں سے اپنا ایک مصنوعی سیارہ چاند کے مدار میں چھوڑا اور اس طرح وہ اپنے پیچھے ایک ایسا خود کار خلائی سٹیشن چھوڑ آئے ہیں جو مسلسل ایسی معلومات زمین پر بھیج رہا ہے جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چاند کی ساخت اور بناوٹ کے متعلق سائنس دانوں کے تصورات کو یکسر بدل کر رکھ دیں گی۔ اس طرح ایک نئی دنیا کے معرضِ وجود میں آنے کی کامیاب ابتداء ہو چکی ہے۔

پھر ایک اور اہم بات جو اپالو ۱۵ کی کامیاب مہم کے نتیجہ میں سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بارہ روزہ کی اس مہم جوئی کے دوران خلانوردوں کو متعدد مشینی خرابیوں اور اچانک رونما ہونے والی خرابیوں اور نقائص سے دوچار ہونا پڑا اور اگر وہ دور نہ ہوتیں تو نہ صرف یہ کہ اپالو ۱۵ کا مشن ناکام رہتا بلکہ خلانوردوں کا زندہ سلامت زمین پر اترنا بھی مخدوش ہو جاتا۔ ان میں سے بعض خرابیوں پر خلانوردوں نے اپنی کوشش سے قابو پایا اور بعض کو لاکھوں میل دور واقع زمینی کنٹرول اسٹیشن کی ہدایات کی روشنی میں دور کر لیا گیا۔ اور اس طرح اس امر کا ایک اور درخشندہ ثبوت منصۂ شہود پر آیا کہ انسان میں نامعلوم اشیاء اور ان کے خواص کو معلوم کرنے میں پیش آنے والی رکاوٹوں اور پہاڑوں جیسی مہیب مشکلات پر قابو پانے کی بے پناہ صلاحیت اور اہلیت پائی جاتی ہے اور وہ چاند کے بعد لاکھوں لاکھ اور کروڑوں میل دور واقع سیاروں پر پہنچنے میں بھی کسی نہ کسی دن کامیاب ہو جائے گا۔

الغرض جس نقطہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے سائنسی اعتبار سے اپالو ۱۵ کی مہم تمام سابقہ مہموں سے بدرجہا زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہے اور خلائی تسخیر کے اعتبار سے بہت دوررس نتائج کی حامل ہے اسی لئے دنیا بھر میں بالعموم اور امریکہ میں بالخصوص اپالو ۱۵ کی کامیاب مراجعت پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا ہے اور امریکہ کے صدر نکسن نے تو یہاں تک کہا ہے کہ:-

"اپالو ۱۵ کی چاند سے زمین پر کامیاب مراجعت اس امر کا ایک نیا ثبوت اپنے ہمراہ لائی ہے کہ انسان کی تقدیر اسے جس سمت میں لئے جا رہی ہے وہ اُس پر عبور حاصل کرنے کے عزم سے مالا مال ہے۔ پھر انسان میں خواص الاشیاء اور ان کی کنہ و کیفیت معلوم کرنے کی جو کبھی نہ بجھنے والی پیاس پائی جاتی ہے اپالو ۱۵ کی کامیابی نے اسے ایک نئے انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ پھر یہ کامیاب مراجعت اُس سائنسی تفہیم کے حق میں بیج کی حیثیت رکھتی ہے جو ہمارے کرۂ ارض کی تاریخ میں ایک یکسر نیا باب کھولنے کا موجب ثابت ہوگا۔ ہم خلانورد سکاٹ، اروِن اور ورڈن کو تعظیماً سلام کرتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان کی نمائندگی کرتے ہوئے انسانی کوششوں کے نتیجہ میں دریافت ہونے والی نئی دنیا کے کناروں پر پوری مضبوطی کے ساتھ ایستادہ ہیں۔" (پاکستان ٹائمز راولپنڈی ۹ اگست ۱۹۷۱ء)

تسخیر کائنات کے سلسلہ میں اب تک مہم جوئی کے رنگ میں جو کوششیں ہوئی ہیں وہ محض ابتدائی کوششوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امریکہ نے نظام شمسی کی تسخیر کے سلسلہ میں بہت تفصیلی پروگرام مرتب کر رکھا ہے۔ اپالو نامی خلائی جہازوں کو چاند پر بھیجنے اور چاند کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ ۱۹۷۲ء میں مکمل ہو جائے گا۔ جب کہ سترھواں اور آخری اپالو جہاز چاند پر بھیج کر وہاں ایک نظریہ کے مطابق برف کی شکل میں موجود پانی کی تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے بعد خلاء میں ایک SKYLAB یعنی تحقیقاتی مرکز اور رصدگاہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی جہاں سائنس دان مہینوں رہ کر ستاروں اور سیاروں کے متعلق تحقیقات کریں گے اور پھر سلسلہ وار مریخ اور دوسرے کروں کی طرف جہاز روانہ کئے جائیں گے اور ان میں زندگی کا پتہ لگانے کی کوشش کی جائے گی اسی پر بس نہیں نظام شمسی سے باہر واقع ستاروں اور سیاروں کی طرف جو اس کرہ ارض سے نظر بھی نہیں آتے، خلائی جہاز بھیجنے کے پروگرام بھی مرتب ہو چکے ہیں اور ان میں سے ہر پروگرام کا زمانہ اور عرصہ تک متعین کیا جا چکا ہے اور اس کے متعلق ایک حد تک تیاریاں بھی کر لی گئی ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو امریکی رسالہ "PANORAMA" جلد ۲۳ نمبر ۲ بابت ۱۹۷۱ء صفحہ ۳)

اس خلائی تسخیر کا کرۂ ارض پر بسنے والوں کو فوری طور پر کیا فائدہ پہنچے گا اس کا جواب امریکی وزیر خارجہ ولیم راجرز نے ان الفاظ میں دیا ہے:-

"وہ دن نزدیک ہے جب موسم کے متعلق معقول پہلے پیشگوئی کی جا سکے گی یہ بات ان لوگوں کے لئے رحمت ثابت ہوگی جن کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ یقیناً یہ بات عین ممکن ہے کہ موسم کو بہت بڑی حد تک تبدیل کر دیا جائے، کسی علاقہ میں بارش کی مقدار کو بڑھا دیا جائے اور خاص نوعیت کے طوفانوں کی شدت کو کم کر دیا جائے موسم پر کنٹرول کے ترقی یافتہ طریقوں کی مدد سے یہ بھی ممکن ہے کہ ایسی ہلاکت اور تباہی کی شدت کو کم کیا جا سکے جیسی ہلاکت اور تباہی مشرقی پاکستان میں گذشتہ سال ہوئی ہے۔" (ایضاً)

اس میں شک نہیں کہ خلائی تسخیر کے سلسلہ میں امریکہ اور روس نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ انتہائی حیران کن ہیں اور بالخصوص اپالو ۱۵ کی مہم کی کامیابی نے تو دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یہ

(باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غذا اور صحت کا باہمی تعلق

محترم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی

ہمارے ملک میں اکثر مائیں اپنے بچوں کے بارے میں شکایت کرتی ہیں کہ وہ کھاتا کچھ نہیں ہے۔ بچہ اگر روزانہ انڈا، مکھن اور دودھ استعمال کرتا ہو تب بھی ماں کی یہی خواہش ہوگی کہ وہ اس سے زیادہ کھائے اور خوب موٹا تازہ ہو جائے۔ ان کے نزدیک جسم کی فربہی زیادہ کھانے پر موقوف ہے۔ ماں قدرتاً اپنے بچے کو تندرست اور خوب صحت مند دیکھنا چاہتی ہے۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے۔ قدرت نے ماں کو ایسی مامتا ودیعت کی ہے کہ اسے بچے کی خاطر اپنا کلیجہ نکلوانا پڑے تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کرے گی لیکن بیشتر مائیں اس امر سے ناواقف ہوتی ہیں کہ بچے کو کیا غذا ملنی چاہیئے اور کس قدر ملنی چاہیئے۔ اس لئے وہ یہی سمجھتی ہیں کہ بچہ جس قدر زیادہ کھائے گا اسی قدر تندرست اور تنومند ہوگا حالانکہ یہ امر حقیقت سے بہت دور ہے۔ پرخوری اور کم خوری میں سے کون سی چیز بہتر ہے۔ اس بارے میں حال ہی میں بعض تجربات کئے گئے ہیں جن کا ذکر اس جگہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

ایک تجربہ ڈاکٹر نسل اور راک فیلر یونیورسٹی کے ڈاکٹر ہرشش نے مل کر کیا۔ انہوں نے چوہوں کے نوزائیدہ بچے جمع کئے اور پرورش کے لئے انہیں چوہیوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ بعض چوہیوں کو چار چار بچے دئے گئے اور بعض کو بائیس بائیس۔ چوہیوں کے ۱۲ تھن ہوتے ہیں۔ جن چوہیوں کے ساتھ صرف چار بچے رکھے گئے وہ اطمینان سے دودھ پیتے اور بافراغت بلکہ بافراط غذا حاصل کرتے رہے اور پل کر خوب موٹے تازے ہو گئے۔ لیکن جن چوہیوں کے ساتھ بائیس بچے تھے انہیں دودھ پینے کا پورا موقعہ نہیں ملتا تھا اور وہ باری لینے کے لئے ایک دوسرے سے لڑتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے ایک بھی خاطر خواہ غذا حاصل نہیں کر سکا اور سب کے سب دبلے رہے

اکیس دن کے بعد سب بچوں کو ماؤں سے الگ کر لیا گیا اور سب کو ایک جگہ رکھ کر ایک ہی قسم کی غذا دی گئی۔ غذا اس قدر افراط سے پیش کی گئی کہ جو جتنا چاہے کھا سکے۔ مشاہدہ سے پتہ لگا کہ جو بچے موٹے اور توانا تھے ان کے وزن اور نشوونما میں دبلے بچوں کی نسبت کہیں زیادہ اضافہ ہوا حالانکہ دونوں گروپ کے بچوں کے لئے بھرپور غذا موجود تھی۔ جو ابتداءً موٹے تھے وہ آخر تک موٹے رہے اور جو دبلے تھے وہ نسبتاً دبلے ہی رہے۔

جب یہ بچے پانچ، دس، پندرہ اور بیس ہفتہ کی عمر کے ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے جسم میں چربی کے خلیوں (فیٹ سیلز) کی تعداد، جسامت اور نوعیت کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا گیا۔ یہ تجربہ ہر پانچ ہفتہ کے وقفہ سے کیا جاتا رہا۔ اس تجزیہ سے معلوم ہوا کہ عمر کے ہر حصہ میں موٹے بچوں میں دبلے بچوں کی نسبت چربی کے خلیوں کی تعداد بہت زیادہ رہی۔ موٹاپے کا تعلق درحقیقت چربی کے خلیوں سے ہی ہے۔ اور ایک بات جو دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ دبلے بچوں میں چربی کے خلیوں کی تعداد پندرھویں ہفتے تک بڑھتی رہی اور اس کے بعد بند ہو گئی لیکن موٹے بچوں میں ان خلیوں کی تعداد میں تجربہ کے آخر تک برابر اضافہ ہوتا رہا۔

ایک اور تجربہ یہ کیا گیا کہ بڑی عمر کے کچھ چوہے لئے گئے اور ان کی خوراک میں ایک معین عرصہ کے لئے بہت کمی قائم رکھی گئی کم خوراک کی وجہ سے سب چوہوں کے وزن میں کمی واقع ہوئی۔ خوراک کم کرنے سے قبل اور مدت مقررہ کے بعد سب چوہوں کے چربی کے خلیوں کا تجزیہ کیا گیا۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ کم خوری کیوجہ سے خلیوں کی تعداد میں کمی واقع نہیں ہوئی البتہ وہ سکڑ ضرور گئے۔ مدت مقررہ گذرنے کے بعد جب ان کی پوری خوراک بحال کر دی گئی تو یہ خلیے پھر اپنی سابقہ حالت پر آ گئے اور جسم کا ڈیل ڈول عود کر آیا۔

ان تجربات سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ بچپن کی عمر میں جو غذا ملتی ہے وہ بڑی اہمیت رکھتی ہے اور آئندہ زندگی میں اسی پر ڈیل ڈول اور صحت کا دارومدار ہوتا ہے۔ جن بچوں کی نشوونما ابتدائی چند مہینوں اور سالوں میں اچھی ہو وہ ساری عمر توانا اور مضبوط رہتے ہیں۔ لیکن جن کی پرورش ابتدائی ایام میں خاطر خواہ نہ ہوئی ہو۔ ان کی نشوونما کی کمی کا ازالہ بعد کی غذا سے پوری طرح نہیں ہوتا۔ جو بات چوہوں کے حق میں درست ثابت ہوئی ہے غالب امکان یہی ہے کہ وہ انسانوں کے حق میں بھی درست ہوگی۔ لہٰذا ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی پرورش کا ابتدائی ایام میں مخصوص انتظام کریں اور مناسب غذا کا پوری طرح خیال رکھیں

ڈاکٹر نسل کا خیال ہے کہ اگر موٹا آدمی غذا کو کم کر کے اپنے وزن میں اس حد تک کمی کر دے کہ وہ ایک عام آدمی کی حالت پر آ جائے۔ تب بھی اسے اپنے قد اور وزن کے عام آدمی کے مقابلہ میں کم غذا استعمال کرنی چاہیئے ورنہ وزن میں کمی کی حد برقرار نہیں رہے گی اور ذرا سی بے توجہی کے ساتھ فربہی عود کر آئے گی۔ اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ موٹے آدمی کے کم عمری میں وفات پا جانے کے امکانات زیادہ ہیں۔ لیکن اگر ایک موٹا آدمی اپنے وزن کو کم خوری سے کم کرے تو کیا اس کی عمر میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس بارے میں قطعی طور پر کوئی بات نہیں کہی جا سکتی۔ کسی نے نہ یہ ثابت کیا ہے کہ وزن کم کرنے سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نہ یہ ثابت کیا ہے کہ اضافہ نہیں ہوتا۔ ایک موٹے آدمی کے لئے بڑی عمر میں جا کر جسم میں تبدیلی شاید مشکل ہو لیکن چوہوں پر کئے گئے تجربات نے یہ ضرور ثابت کر دیا ہے کہ جسم کے بھدے پن اور غیر ضروری موٹاپے سے بچنے کے لئے ابتدائی عمر میں بچوں کی غذا پر کنٹرول بڑا ضروری ہے

ایک اور ڈاکٹر نے بھی چوہوں پر اس قسم کے تجربات کئے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ چوہوں کے وہ بچے جو ابتداء میں بافراط غذا ملنے کے باعث خوب موٹے ہو گئے تھے۔ وہ آئندہ زندگی میں نہ صرف زیادہ تیزی سے مزید موٹے ہوتے گئے بلکہ ان کی زندگی کے ہر عمل میں تیزی پیدا ہو گئی۔ جنسی لحاظ سے پختگی کی عمر کو وہ نسبتاً پہلے پہنچے انتہائی تیز رفتاری اور دوڑ بھاگ کا زمانہ ان پر جلدی آ گیا۔ انتہائی ڈھلان کو وہ پہلے پہنچے اور ان کی زندگی کا اختتام بھی جلدی ہوا۔ جو والدین یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کے بچے بہت موٹے تازے ہوں انہیں ان حقائق کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا بیشتر ماؤں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے خوب کھائیں بہت کم ایسی ہوتی ہیں۔ جو کھانے پینے پر قدغن لگاتی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں غذا کے سلسلہ میں ایک وسیع سروے کیا گیا اور بارہ ریاستوں میں رہنے والے ۳۴۴ ایسے بچوں کا مطالعہ کیا گیا جو ابھی سکول جانے کی عمر کو نہیں پہنچے تھے۔ اس سروے سے معلوم ہوا کہ ایک خاصی تعداد بچوں کی ایسی تھی جو ضرورت سے زیادہ ایسی غذا استعمال کرتے تھے جس سے فائدہ بہت کم ہوتا ہے۔ یعنی ان کی غذا میں مٹھائی اور حلوہ وغیرہ قسم کی چیزیں اور شربت جیسی مشروبات کا جزو بہت زیادہ تھا۔ لیکن پھل اور ترکاریوں کا جزو کم تھا۔ اور حیاتین الف (وٹامن اے) اور بالخصوص حیاتین ج (وٹامن سی) کی بہت کمی تھی۔ اس صورت حال کی ذمہ دار ان کی مائیں تھیں۔ ۷۵ فیصد مائیں ایسی تھیں جو اس امر کی شاکی تھیں کہ ان کے بچوں کو کھانے کے اوقات میں بھوک کم لگتی ہے ۲۴٫۷ فیصد مائیں ایسی تھیں جنہوں نے شکایت کی کہ ان کے بچے دودھ بہت کم پیتے ہیں اور ۲۰ فیصد ماؤں نے یہ کہا کہ ان کے بچے بہت کم کھاتے ہیں صرف ۹٫۴ فیصد مائیں ایسی تھیں جنہوں نے کہا کہ ہمارے بچے ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں۔۔۔

۳۲ فیصد مائیں ایسی تھیں جو کسی اچھے کام کی ترغیب دلانے کے لئے مٹھائی دینے کا وعدہ کرتی تھیں لیکن ایک بھی ایسی نہ تھی۔ جو ایسے موقعوں پر کسی عمدہ ترکاری مثلاً گاجر وغیرہ پیشکش کرتی ہو یا سزا کے طور پر یہ کہتی ہو کہ فلاں ترکاری تمہیں مہیا نہیں کی جائے گی۔

مٹھائی کی پیشکش کرنے والی ماؤں کو اس امر کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ ایسی پیشکش کر کے مٹھائی کو اپنی محبت کا پیمانہ بنوا رہی ہوتی ہیں اور بچہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مٹھائی سے ہی ماں کی محبت کو ناپا جا سکتا ہے۔ بچے میں اس احساس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر بھی ہر وقت کھانے پینے کی اشیاء کا مطالبہ کرتا ہے اور اسی سے ماں باپ کی محبت کو جانچتا ہے۔ اگر کسی مصلحت کے ماتحت یہ مطالبات منظور نہ کئے جائیں تو وہ سمجھنے لگتا ہے کہ گھر میں میری کسی کو پرواہ نہیں یا میری قدر نہیں۔ اس احساس کے پیدا کرنے کی ذمہ داری والدین پر ہے۔

ان تجربات سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ بچپن کی بسیار خوری ہی غیر ضروری موٹاپے کا باعث ہوتی ہے۔ غذا کے علاوہ کئی اور اسباب بھی اس کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن بسیار خوری اور بہت مرغن غذاؤں کا استعمال ایسا سبب ہے جسے آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں موٹاپے کا مرض مغربی ممالک کی نسبت (جہاں مالی فراخی زیادہ ہے) بہت کم ہے تاہم بسیار خوری کا رجحان بعض

(باقی ص ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع ۱۳۵۰ھش مطابق ۱۹۷۱ء

(سیدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قسط نمبر ۲

عنوانات مقابلہ جات ناظرات الاحمدیہ

معیار اول کیلئے :۔ سورۃ اعلیٰ ۔ سورۃ الغاشیہ۔
〃 دوم 〃 :۔ سورۃ قارعہ ۔ سورۃ التین ۔ سورۃ الزلزال۔
〃 سوم 〃 :۔ سورۃ الناس ۔ سورۃ فلق ۔ سورۃ اخلاص ۔ سورۃ الکوثر ۔ سورۃ عصر ۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل

مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ۔ ۱۴-۱۵ سال کی بچیاں ۔ وقت فی تقریر ۴ منٹ ۔

۱۔ اسوۂ رسول ﷺ کا مختصر جائزہ ۔ ۲۔ رسول پاک ﷺ اپنے گھر میں ۔
۳۔ نماز کی برکات و فوائد ۔

تقریری مقابلہ معیار دوم

۱۱-۱۲-۱۳ سال کی بچیاں ۔ وقت فی تقریر ۳ منٹ ۔

۱۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدِ جوانی ۔
۲۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ایک کارنامہ ۔
۳۔ سیرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۔

تقریری مقابلہ معیار سوم

۸-۹-۱۰ سال کی بچیاں ۔ وقت فی تقریر ۲ منٹ ۔

۱۔ امانت ۲۔ آداب مسجد ۳۔ پابندیٔ وقت

انگریزی تقریری مقابلہ

اس میں صرف معیار اول کی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں ۔ وقت صرف تین منٹ ۔

1 Mohammad (be peace upon him) The Ideal man.
2- Our Foreign missions.
3- Good Morals.

اس سال سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندہ اُسی کو تصور کیا جائے گا ۔ جس کے پاس صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی موجود ہوگی اور زائرات کی رہائش و کھانے کا انتظام بھی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی کے بغیر نہ کیا جائے گا ۔ بہنیں متنبہ رہیں ۔ جو بہنیں بغیر مقامی لجنہ کی تصدیقی چٹھی کے آئیں گی ۔ ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر نہیں ہوگی وہ اپنا انتظام خود کریں ۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ سکھر کا یہ ہنگامی اجلاس محترم جناب ماسٹر محمد پریل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر گہرے غم اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

قریشی عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ صدر جماعت احمدیہ سکھر ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ اور طلباء سے ضروری گزارش

آپ کو علم ہو چکا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ہمارا نتیجہ جماعت دہم کیفیت اور کمیت دونوں کے لحاظ سے عمدہ رہا ہے ۔ جس کی وجہ سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ۔ مومن کا قدم ہر آن آگے ہی اٹھتا ہے جس کے لئے ہمیں ابھی سے کمر ہمت کس لینی چاہیئے ۔ چند روز ہوئے خطوط کے ذریعہ اساتذہ کرام کی خدمت میں لکھ چکا ہوں کہ ۴ ستمبر کی بجائے یکم ستمبر کو ان کی حاضری لازمی ہے تاکہ طلباء کی آمد سے پیشتر ہی ہم اپنا لائحہ عمل اور طریق کار وضع کر کے بنیادی مسائل طے کر لیں ۔ اس اعلان کے ذریعہ میں انہیں یاد دہانی کراتا ہوں ۔

طلباء اور ان کے والدین سے میری گزارش ہے کہ ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے کہ وہ ۳ ستمبر تک ربوہ پہنچ کر ۴ ستمبر کو سکول میں باقاعدہ حاضر ہو ۔ اور تعلیمی کام میں منہمک ہو جائے ۔ جماعت دہم کے طلباء نوٹ کریں کہ ۷ ستمبر یا ۱۰ ستمبر ان کا ایک خصوصی ٹیسٹ تمام لازمی مضامین میں ہوگا ۔ جن میں فیل ہونا یا امتحان سے غیر حاضری ایک بہت بڑی کوتاہی ہوگی جس کی ذمہ داری والدین اور طلباء پر ہوگی ۔

ہیڈ ماسٹر

لجنات متوجہ ہوں

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر دس ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور صرف دو ماہ باقی ہیں ۔ مجوزہ بجٹ آمد سے چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ میں چار ہزار روپے کی کمی ہے ۔ تمام لجنات کی صدر اور سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ جن بہنوں سے ابھی ممبری لجنہ کے چندہ کی وصولی نہیں ہوئی ان کے بقایا جات وصول کریں تا ہمارا بجٹ نہ صرف پورا ہو بلکہ بچت بھی ہو سکے ۔

اس طرح چندہ اجتماع جس کی اوسط شرح ایک روپیہ فی ممبر ہے جلد از جلد وصول کیا جائے ۔ اس سال اجتماع بھی گذشتہ سالوں کی نسبت جلدی ہو رہا ہے ۔ اس لئے چندہ کی وصولی کی طرف جلد توجہ دیں ۔ جن لجنات کی طرف سے اجتماع کا چندہ وصول نہیں ہوگا ۔ انہیں اجتماع کے موقع پر نمائندگی کا حق نہیں ہوگا ۔

بقیہ صفحہ ۳

افراد میں عام پایا جاتا ہے ۔ کئی نوجوان اس قسم کے مقابلوں میں حصہ لینے لگتے ہیں ۔ کہ کون زیادہ مٹھائی کھاتا ہے یا کون زیادہ دودھ یا چائے کی پیالیاں پیتا ہے ۔ بعض زیادہ روٹیاں کھانے پر فخر کرتے ہیں یہ سب حماقتیں ہیں ۔ قدرت کی خلاف ورزی بسا اوقات فوری نتیجہ اس شکل میں پیدا کر دیتی ہے کہ ایسے افراد بیمار پڑ جاتے ہیں ۔ قرآن کریم نے اسی لئے فرمایا کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۔ مسابقت کی روح نیک اور اچھے کاموں میں ہونی چاہیئے نہ کہ بسیار خوری میں ۔

غرض مندرجہ بالا تجربات سے واضح ہوتا ہے کہ :۔

۱۔ کم خوری بسیار خوری کی نسبت بہتر ہے اور اس سے عمر میں اضافہ کا امکان زیادہ ہے ۔

۲۔ ابتدائی عمر میں بچوں کی نگہداشت بہت احتیاط اور توجہ سے کرنا چاہیئے اور ان کی غذا میں انڈا ۔ دودھ ۔ گوشت ۔ پھل اور ترکاریوں سب کو شامل کرنا چاہیئے اور مناسب غذا مناسب مقدار میں دینی چاہیئے ۔ غذا پر کنٹرول بہرحال ضروری ہے ۔

۳۔ مٹھائی کی قسم کی اشیاء خواہ وہ دیسی مٹھائی کی شکل میں ہوں یا ٹافی ، کیک ، پیسٹری کی شکل میں ہوں غذائی نقطۂ نگاہ سے بہت کم افادیت رکھتی ہیں ۔

۴۔ غیر ضروری موٹاپا اچھی چیز نہیں ۔ حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرنا چاہیئے

سلسلہ کے اموال امانت ہیں ۔ مرکز میں بھجوانے کی بجائے کسی اور مصرف میں لانا جائز نہیں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپالو ۱۵ کی کامیاب مہم (بقیہ صفحہ ۲)

اقوام اپنی ان سائنسی اور خلائی کامیابیوں پر اگر نازاں ہیں تو خالص مادی نقطۂ نگاہ سے انہیں اس کا حق پہنچتا ہے۔ لیکن ان کامیابیوں کا ایک روحانی اور مذہبی پہلو بھی ہے اور وہ اتنا اہم ہے کہ اسے نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں یہ سب حیران کن کامیابیاں تعمیر و ترقی اور خوشحالی کی ضامن ثابت ہونے کی بجائے ایک انتہائی ہولناک تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں ایسی تباہی جسے ان اقوام کی یہ سائنسی ترقی نیز چاند اور نظام شمسی کے دوسرے کروں تک ان کی رسائی اور ان کی بظاہر ناممکن الحصول عقدہ کشائیاں بھی نہیں روک سکتیں وہ روحانی اور مذہبی نقطۂ نگاہ کیا ہے؟ اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

اعلان دار القضاء

مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب کے مندرجہ ذیل وارثان (۱) مسماۃ خدیجہ بیگم بیوہ (۲) شیخ عبدالحی صاحب (۳) شیخ عبدالشکور صاحب (۴) شیخ عبدالرشید صاحب (۵) شیخ عبدالرؤف صاحب (۶) شیخ عبدالمالک صاحب پسران (۷) مسماۃ سکینہ بیگم صاحبہ (۸) مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ (۹) مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ (۱۰) مسماۃ صغریٰ بیگم صاحبہ (۱۱) مسماۃ صفیہ بیگم صاحبہ (۱۲) مسماۃ سلیمہ بیگم صاحبہ (۱۳) مسماۃ امۃ الشکور صاحبہ دختران سیٹھ صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ سیٹھ صاحب کا مورخہ ۲۲/۶/۷۱ کو انتقال ہو چکا ہے مرحوم کی مندرجہ ذیل جائداد ربوہ میں واقع ہے:۔

۱۔ ایک قطعہ زمین رقبہ ۲ کنال واقعہ محلہ دار الفضل ربوہ برلب سڑک سرگودھا روڈ

۲۔ ایک قطعہ زمین رقبہ ۸ کنال محلہ فیکٹری ایریا۔

۳۔ ایک عدد کوٹھی محلہ دار البرکات ربوہ رقبہ ایک کنال۔

لہذا استدعا ہے کہ مندرجہ بالا زمین مرحوم کے مذکورہ بالا وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

نوٹ: مکرم سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی نے اطلاع دی ہے کہ مکان واقع محلہ دار البرکات ربوہ سیٹھ صاحب کے نام الاٹ نہیں بلکہ ان کے لڑکے عبدالرشید صاحب کے نام ہے۔ لہذا یہ مکان ترکہ میں شامل نہ ہوگا۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

بعدالت جناب مسٹر جی ایم پراچہ صاحب پی سی ایس ڈپٹی کمشنر/ ایڈیشنل چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب جھنگ

عبدالرقیب ولد عبدالغفار بذریعہ ڈاکٹر مظفر محمد مختار عام چوک بازار بنام:۔

عبدالغنی ولد علی بخش قوم رنگریز

بنام:۔ سکنائے موضع ملوانہ

نظر ثانی الاٹمنٹ کھاتہ ۱۱۳-۸۳

موضع ملوانہ مجموعی رقبہ ۱۹-۱۳ کنال۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں نمبران خسرہ ۱۲۱۹ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۵ - ۳۳۷۲/۱۲۲۹ واقعہ موضع ملوانہ سائل کے نام دیگر رقبہ کے شمول کنفرم ہو کر مورخہ ۹/۱۸/۶۶ کو سرنڈر رہے تھے دوبارہ نمبران خسرہ مذکورہ مسئول علیہ کے نام کھاتہ ۱۱۳ پر الاٹ کر دئیے گئے ہیں جو کہ خلاف قواعد ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے فریق ثانی یا کسی اور کو کوئی عذر ہو تو مورخہ ۸/۹/۷۱ تک اپنے عذرات اصالتاً یا وکالتاً حاضر آ کر پیش کرے بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی آج بر ثبت مہر عدالت و دستخط کے آج جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ضرورت لیڈی لیکچررز

جامعہ نصرت ربوہ میں لیکچرار کی دو آسامیاں خالی ہیں:

۱۔ لیکچرار بیالوجی — کم از کم سیکنڈ کلاس

۲۔ لیکچرار ریاضی

درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت/ پریذیڈنٹ ۳۰ اگست تک بنام پرنسپل روانہ کریں۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل)

اعلان برائے طالبات نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر بروز بدھ کھلے گا تمام طالبات اس دن صبح ۷½ بجے سکول پہنچ جائیں۔

(ہیڈ مسٹریس)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ)

مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ میرپور خاص	۶۰-۰۰	روپے
مکرم عبدالباسط صاحب کھاریاں	۱۰-۰۰	روپے
مکرم شیخ محمد لطیف صاحب سیالکوٹ	۱۰-۰۰	روپے
؍ چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ	۲۵-۰۰	روپے
؍ رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱-۰۰	روپے
؍ چوہدری حفیظ احمد صاحب دہاڑی	۲۰-۰۰	روپے
مکرمہ والدہ صاحبہ شاہ محمد صاحب ربوہ	۲-۰۰	روپے
؍ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محمود اللہ صاحب سرگودھا	۵-۰۰	روپے
مکرم ناصر احمد صاحب حفاظت خاص ربوہ	۲-۰۰	روپے
؍ مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی	۱۴۴-۷۹	روپے
؍ محمد شریف صاحب چک ۲۲ حیدرآباد	۱۰-۰۰	روپے
؍ بابو محمد عالم صاحب لندن	۱۰-۰۰	روپے
؍ مقصود احمد صاحب کراچی	۱۰-۰۰	روپے
؍ کرم بخش صاحب اوکاڑہ	۱۰-۰۰	روپے
؍ محمد رفیق صاحب اوکاڑہ	۱۳-۷۹	روپے
؍ منیر احمد صاحب گجرات	۱۰-۰۰	روپے
؍ حاجی فیض الحق صاحب کوئٹہ	۲-۰۰	روپے
؍ ناصر احمد صاحب قریشی کراچی	۵-۰۰	روپے
؍ عبدالغفار صاحب سیکرٹری مال سرگودھا	۶۲-۰۰	روپے
؍ حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۲۰-۰۰	روپے
؍ چوہدری سید محمد صاحب چک ۳۵ سرگودھا	۱۰-۰۰	روپے
؍ عزیز الدین صاحب ملتان	۵-۰۰	روپے
؍ محمد اسلم صاحب باندھی نواب شاہ	۵-۰۰	روپے
؍ ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۲۰-۰۰	روپے
؍ خداداد خان صاحب عارف والا ساہیوال	۱۵-۰۰	روپے
؍ ڈاکٹر عبدالوحید صاحب بھکر	۳-۰۰	روپے
؍ محمد عظیم صاحب باجوہ دولت پور سیالکوٹ	۲-۰۰	روپے
؍ ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۳-۰۰	روپے
؍ نواب احمد خان صاحب دار الذکر لاہور	۱۲۲-۰۰	روپے
محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ کینیڈا	۶۰-۰۰	روپے
سیکرٹری مال پشاور	۱۰-۰۰	روپے
مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی	۵-۰۰	روپے
؍ محمد ارشد صاحب امریکہ	۲۵-۰۰	روپے
؍ چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب لندن مشن	۱۰۰۰-۰۰	روپے
؍ مہربان شاہ صاحب پشاور چھاؤنی	۳-۵۰	روپے
؍ شیخ محمد یوسف صاحب از طرف جماعت احمدیہ لائلپور	۱۱۶-۰۰	روپے
؍ مکرم ماسٹر محمد علی صاحب چک ۶۰ ر.ب ضلع لائلپور	۲۵-۰۰	روپے

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ

مرد و عورت سب کے لئے مفید ہے۔

قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۳۸

درخواست دعا

عزیزم چوہدری نذیر احمد صاحب پی اے ایف سرگودھا بیماری کے بعد زیادہ کمزور ہو گئے ہیں وزن بہت کم ہو گیا ہے۔ شوگر خفیف مقدار میں آرہی ہے۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (کیپٹن محمد سعید دار الرحمت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی رُوح صرف دُعا ہی ہے

دُعا، اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے، ایک موت اختیار کرنے اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ لولا تضرعکم الیہ یعنی اگر تم اس کو نہ پکارو۔ اور اس کے حضور گریہ و بکا نہ کرو اور عجز اور انکساری کے ساتھ اس کے آگے جھک کر یہ نہ کہو کہ الٰہی ہمارا تو کوئی حق نہیں اگر تو ہم پر احسان کرے تو تیری ذرہ نوازی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دُعا ہی ہے۔ مگر دُعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہو گئی۔ دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلّل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرہ دُعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں رہا ہوتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے پس ایسی دُعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے جب تم دُعا کرو تو تمہارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو۔ اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشقِ الٰہی پر ہو۔ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اُس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دُعا کر رہا ہوتا ہے اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اُس کی روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دُنیا کیلئے طلب گار رحمت ہو رہی ہوتی ہے۔ مگر فرماتا ہے۔ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۔ چونکہ تم پہلے ہی خدا تعالیٰ کے پیغام کو رد کر چکے ہو اس لئے اب اس تکذیب کا وبال تمہارے سر پر پڑے گا۔ اور اس کا عذاب تمہارے ساتھ چپک جائے گا۔ یعنی وہ لمبا ہوتا چلا جائے گا اور تم خود بھی اس دنیا میں ذلیل ہو گے اور تمہاری آئندہ نسلیں بھی ہر قسم کی برکتوں سے محروم رہیں گی۔ یہ کتنا خطرناک وعید اور انذار ہے۔ کاش دُنیا کے لوگ اس بات کو سمجھیں۔ کاش وہ اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔ کاش وہ اپنی اصلاح کریں۔ کاش وہ خدا کی باتوں کی طرف توجہ کریں۔ تاکہ واحد و یگانہ خدا ان کی پرواہ کرنے لگے اور وہ ان کے دلوں کو پاک کر کے پھر اپنی محبت کی گود میں بٹھا لے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

دُعائے مغفرت

رحمت بی بی والدہ چوہدری غلام رسول صاحب سابق ساکن تلونڈی جھنگلاں حال مقیم چک 55/R.B پنج ضلع لائلپور مورخہ ۲۲ر اگست کو تقریباً ایک سو سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ بہت دعا گو اور غریب پرور تھیں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کیا کرتی تھیں جماعتی تحریکات میں اکثر حصہ لیتیں۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور نماز جنازہ ۲۳ر اگست فجر کی نماز کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔

احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔

(عبدالغفور کارکن الفضل)

مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول محمد آباد اسٹیٹ کا شاندار نتیجہ

محمود مبارک نے بورڈ بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے نیا ریکارڈ قائم کر دیا

احباب جماعت کے لئے یہ خبر انتہائی مسرت کا باعث ہوگی کہ امسال سکول ہذا سے مڈل اسٹینڈرڈ ۱۹۷۱ء کے سکالرشپ کے امتحان میں پانچ طلباء شریک ہوئے تھے جن میں سے تین فرسٹ کلاس اور دو سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ سب سے بڑھ کر خوشی کی بات یہ ہے کہ ہمارے سکول کے ایک طالب علم عزیزم محمود مبارک ابن حاجی حسن بلوچ صاحب نے ۹۰۰/۷۵۲ نمبر لے کر نہ صرف اول پوزیشن حاصل کی بلکہ بورڈ کا ۹۰۰/۷۳۸ نمبروں کا سابقہ ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے نیز سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اُس نے ہمارے سکول کو یہ اعزاز بخشا۔ احباب کو یاد ہو گا کہ گذشتہ سے پیوستہ سال بھی سکول ہذا کے ایک طالب علم نے اس امتحان میں ۹۰۰/۷۰۴ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔

ہم احباب جماعت سے پھر مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سکول کو اس سے بھی بڑھ کر نمایاں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے اور سکول ہذا کے جملہ سٹاف ممبران اور طلباء کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز یہ سکول ساری دنیا میں اور بالخصوص اس علاقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی و نیک نامی کا باعث بنے۔ آمین ثم آمین۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول
محمد آباد (اسٹیٹ) ضلع تھرپارکر
سندھ)

ضرورت

نظارت بیت المال آمد میں چند انسپکٹران کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس ہوں عمر ۲۵ سال سے ۳۵ سال کے درمیان ہو۔ دینی معلومات رکھتے ہوں اور خدمتِ دین کی تڑپ اور شوق۔ ابتدائی تنخواہ حسب قاعدہ ۲۲۰-۶/۱۶۰-۵/۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں ۹۰/- روپیہ ماہانہ ہوگی خواہشمند احباب اُمراء/صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں اور اسناد کے ہمراہ ۴ر ستمبر بروز اتوار ۸ بجے صبح تک نظارت بیت المال آمد میں تشریف لے آویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اے انصار! آسمانی پیغام صرف آپ کے لئے ہی نہیں ہے۔ دوسروں کو بھی اس نعمت میں حصہ دار بنائیے۔ ہفتہ اصلاح و ارشاد اسی غرض سے منایا جا رہا ہے۔

(مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) میری ہمشیرہ عزیزہ طیبہ صدیقہ ایم اے (انگلش) بنت ملک محمد عبداللہ صاحب نے امسال لیڈی میکلیگن کالج لاہور سے بی ایڈ کا امتحان دیا ہے۔

نیز میرے بھائی عزیزم منصور احمد ملک نے تعلیم الاسلام کالج سے بی اے کا امتحان دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(مقبول احمد ملک ایم ایس سی اٹامک انرجی سنٹر لائلپور)

(۲) خاکسار کے ہاتھ پر ایک رسولی ہے جس کا آپریشن عنقریب ہونے والا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (میاں لطف المنان نیویارک یو ایس اے)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاول نگر

25 AUG 71

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴